1

اثبات

کتابی سلسلہ

شمارہ 40/41

مزاحمت کا نیا پیش لفظ

[ایک شمارہ سب کے لیے]

کیسے آکاش میں سوراخ نہیں ہو سکتا
ایک پتھر تو طبیعت سے اچھالو یارو
(دشینت کمار)

مدیر: اشعر نجمی

ڈراکیولا کی تلاش میں

خالد جاوید

تم اب کہاں ہوگے؟
اپنے بے حد سفید اور نوکیلے مڑے ہوئے
دو دانتوں کے ساتھ
خون ہونٹوں، مردہ رخساروں اور
سفید جسم کے ساتھ
تم اب کس سفر پر نکل گئے ہو؟
شاید گرجتے ہوئے اندھیرے پانیوں کے اوپر
بہتے ہوئے تابوت اور چرمراتے ہوئے
تختوں کے ساتھ
تم کہیں چلے جا رہے ہوگے
بلند و ویران کائی لگی دیواروں سے
اترا کرتی ہیں اب بھی اداس چھپکلیاں
تاریک راتوں میں
کسی روشن دار کے شیشے پر
اپنے پر مارا کرتی ہے ایک تنہا چمگادڑ
تم تو اب واقعتاً بوڑھے ہو گئے ہوگے
تمھاری ہتھیلیوں کے بال جھڑ گئے ہوں گے
کیا تم اب بھی ڈرتے ہوگے؟
تعویذوں سے، دعاؤں سے
لہسن کے پھولوں سے اور مقدس روٹیوں سے

اب بکھری ہوئی شکر پر مکھیوں کے جھنڈ نہیں آتے
تمھارے غم گسار بھیڑیے بھی نہ جانے
جنگل کی کس پگڈنڈی میں کھو گئے ہیں
لیکن مجھے یقین ہے
تم جہاں بھی ہوگے
زندہ ہی ہوگے
ہزاروں سال پرانی مکڑیوں کی طرح
اپنی مظلوم نسل کا سارا بوجھ
اپنے کاندھے پر لیے
صدیوں پرانی لعنت کا طوق گلے میں ڈالے
گھنے درختوں پر الٹے لٹکے چمگادڑوں کی طرح

میری دعا ہے
اب تو کوئی مہربان آئے تم پر رحم کھائے
تمھارے دکھوں کا خاتمہ کر دے

printMEDIA

ESBAAT PUBLICATIONS
more than just books

esbaat quarterly
+91 8169002417
asharnajmi2020@gmail.com

Available on Amazon India
ISBN 978-81-96624-12-5
9788196624125

اثبات
کتابی سلسلہ
40+41

مزاحمت کا نیا پیش لفظ
(پہلا حصہ)

مدیر
اشعر نجمی

ESBAAT
PUBLICATIONS
more than just books

© Ashar Najmi

Esbaat: 40+41 (Special Issue on Resistance)
[Part - I]
By: Ashar Najmi
Esbaat Publications, Mumbai
1st Edition: May 2024
ISBN: 978-81-966241-2-5

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ مرتب، مصنف اور مترجم کی پیشگی اجازت کے بغیر کسی بھی وضع یا جلد میں کلی یا جزوی، منتخب یا مکرر اشاعت بصورت فوٹو کاپی، ریکارڈنگ، الیکٹرونک، میکانیکل، ویب سائٹ یا بلاگ پر اَپ لوڈنگ کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔ نیز اس شمارے/کتاب پر کسی بھی قسم کے تنازعہ کی شنوائی کرنے کا اختیار صرف ممبئی کی عدلیہ کو حاصل ہوگا۔

کتاب: اثبات 41+40 (مزاحمت کا نیا پیش لفظ-1)
مرتب: اشعر نجمی
اشاعت اول: مئی 2024
سرورق: پرنٹ میڈیا، مئو

ESBAAT PUBLICATIONS
more than just books

B-202, Universe Darshan, Pooja Nagar Road, Naya Nagar,
Mira Road (East) Dist Thane - 401107, Maharashtra, India
Contact: +919372247833 Email: asharnajmi2020@gmail.com

پہلا حصہ

فہرست

ادار یہ

سب ٹھیک ٹھاک ہے! — اشعر نجمی — 11

ادبی مزاحمت — 19

مزاحمتی ادب اور اس کی تشریحات — نعیم بیگ — 21

احتجاجی ادب کے مسائل — ابوالکلام قاسمی — 31

مزاحمت کا نیا پیش لفظ (مذاکرہ) — اشعر نجمی، خالد جاوید
اُدین واجپئی، ناصر عباس نیر
پنکج سیر، محمد حمید شاہد، رضوان الحق — 39

زبان کا شاعرانہ ٹارچر چیمبر — سلاوج زیزیک/ اشعر نجمی — 70

وہ ادب سے اتنے خوفزدہ کیوں ہیں؟ — ماریو ورگاس لوسا/ خان حسنین عاقب — 74

فن، سیاست اور مزاحمت — اُدین واجپئی/ رضوان الدین فاروقی — 89

پوسٹ کالونیل تناظر اور مزاحمتی ادب — نعیم بیگ — 109

مزاحمتی ادب: ایک نوٹ — خورشید اکرم — 117

ادب کا نو مزاحمتی رجحان اور نائن الیون — نجیبہ عارف — 126

اردو کا مزاحمتی افسانہ — ناصر عباس نیر — 135

آمریت ادیب سے کیوں ڈرتی ہے؟ — وجاہت مسعود — 159

کیا ادب غیر سیاسی بھی ہوتا ہے؟ — وسعت اللہ خان — 162

نظمیں — 167

تعارف — کملا داس/ اشعر نجمی — 169

جب میں نے پیار مانگا	کملا داس/ اشعر نجمی	170
جنونی مت بنو اور زیادہ شہوانی بھی نہیں	کملا داس/ اشعر نجمی	171
لفظ	کملا داس/ اشعر نجمی	171
کیڑے	کملا داس/ اشعر نجمی	172
دوپہر تین بجے	کملا داس/ اشعر نجمی	173
آئینہ	کملا داس/ اشعر نجمی	173
پرانا کھلونا گھر	کملا داس/ اشعر نجمی	174
ہمیں بہت سارے پھول چاہئیں	افضال احمد سید	176
اگر انھیں معلوم ہو جائے	افضال احمد سید	177
میں مار دیا جاؤں گا	افضال احمد سید	178
زندہ رہنا ایک میکانیکی اذیت ہے	افضال احمد سید	180
جلاوطن ہونے سے پہلے	عذرا عباس	182
سر کٹے	عذرا عباس	183
وقت کے مچان پر	عذرا عباس	183
ہم گنہ گار عورتیں	کشور ناہید	184
ایک نظم اجازتوں کے لیے	کشور ناہید	185
ہم دہشت گردی کے ملزم	نزار قبانی/ انورسن رائے	186
ایک احمق عورت کا خط	نزار قبانی/ انورسن رائے	189
قانا کے چہرے	نزار قبانی/ انورسن رائے	193
منو	جینت پرمار	197
بلیک پوئٹری	جینت پرمار	199
دلت کوی کی وصیت	جینت پرمار	199
کاغذ	جینت پرمار	200
صبح کی ہواؤ!	جینت پرمار	201

کاٹ دیا برہما کے پاؤں کا انگوٹھا	جینت پرمار	202
راجہ نے اپنی حفاظت کی	نرالا/ ارشد عبدالحمید	203

فکشن

فکشن		205
لومڑی کا انجام	زکریا تامر/ قیصر نذیر خاور	207
عقاب کا سایہ	صدیق عالم	210
بہت دھوئیں میں	دیوی پرساد مشر/ نثار اعین	218
4714 نہیں بلکہ 4711	امبر پانڈے/ عارف اختر نقوی	221
مذبح کی بھیڑیں	خورشید اکرم	229
کیا ہم سب ذلیل ہیں (ڈرامہ)	عتیق اللہ	235

فکری مزاحمت

فکری مزاحمت		257
نئی فسطائیت کا ظہور	میڈیلین البرائٹ/ شوذب عسکری	259
فسطائیت کا مستقبل (انٹرویو)	کارلوگنز برگ/ محمد فرقان عالم	269
مطلق العنانیت کا تاریخی پس منظر	ہنا آرنٹ/ شوذب عسکری	279
جمہوریت اور پاپولزم میں فرق	ابوبکر صدیق بٹ	289
بے حسی	انتونیو گرامچی/ اقبال اختر	292
سیاسی جماعت کے کردار	فرانز فینن/ محمد پرویز۔ سجاد باقر رضوی	295
شناخت کا بحران اور عالمی تناظر	محمد عامر رانا/ حذیفہ مسعود	299
انارکی اور استحصالی نظام	کولن وارڈ/ شوذب عسکری	303
نیشنلزم ایک مذہب	ڈاکٹر عرفان شہزاد	310
دوسروں کے لیے بولنا اور بھی ضروری ہے	اروندھتی رائے	315
ہجومی تشدد: پس منظر اور تاریخ	ابن مالک ایوبی	330
ہجوم کی نفسیات	ڈاکٹر مبارک علی	333
ہم کو ڈکٹیٹر مانگتا!	سبھاش گاتاڈے/ محمد اشرف یاسین	336
کورونا وائرس کے بعد کیا ہوتا ہے؟	یان لیانکے/ نسیم افضل	348

سامراج، تعلیم اور مزاحمت	شاہد صدیقی	355
فلاحی، فاشسٹ، ہائبرڈ اور چھچھوری ریاست	وسعت اللہ خان	358
نظمیں		361
پاسپورٹ	محمود درویش/ اشعر نجمی	363
نظم کا کام آنسو پونچھنا نہیں	ذکریا محمد/ اشعر نجمی	364
میری سولہ سال کی ماں	احلام بشارات/ اشعر نجمی	365
بھاڑ میں جائے تمھارا لیکچر	نور ہندی/ اشعر نجمی	367
فلسطین	ابتسام برکت/ اشعر نجمی	368
جنگ سے کم عمر	موساب ابوطوہا/ اشعر نجمی	368
غزہ کا رہائشی ہونے سے قبل	نومی شہاب نائے/ اشعر نجمی	370
غزہ کے شریر بچے	خالد جمعہ/ اشعر نجمی	371
اصل خطرہ	شارق کیفی	372
مجرم ہونے کی مجبوری	شارق کیفی	372
دوسرے ہاتھ کا دُکھ	شارق کیفی	373
مگر یہ داؤ ہم کو کھیلنا ہے	شارق کیفی	373
نگہبانی ہتک ہے	شارق کیفی	374
تماشائی نہ مل پائے	شارق کیفی	375
خورشید اکرم کا پیشاب	خورشید اکرم	376
حجاب	خورشید اکرم	378
جب تم مزاحمت کرتے ہو	جسنتا کیر کیٹا/ اشعر نجمی	380
پڑوس میں دیش دروہی تلاش کرتے لوگ	جسنتا کیر کیٹا/ اشعر نجمی	381
مرے ہوئے لوگ	جسنتا کیر کیٹا/ اشعر نجمی	382
سیاست کی شاہراہ پر	جسنتا کیر کیٹا/ اشعر نجمی	383
ہمارا حساب کون دے گا ساب؟	جسنتا کیر کیٹا/ اشعر نجمی	385

بربط کچھ بول رہا ہے	گارسیا لورکا/ ادیب سہیل	387
الوداع	گارسیا لورکا/ ادیب سہیل	388
گریہ وزاری کا قصیدہ	گارسیا لورکا/ ادیب سہیل	389
صحیح دروازہ	صدیق عالم	389
فکشن		393
زندوں کے لیے ایک تعزیت نامہ	خالد جاوید	395
رتھ پر سوار اِتہاس	ابرار مجیب	416
اگر فردوس برروئے زمیں است	آدتیہ شُکل/ شاہ رخ عبیر	429
ہاں بول دونا!	ٹوبائس وولف/ فہمینہ علی	433
نوانڈر روئیر!	گریما سریواستو/عبدالسمیع	440
ہلہ بول (نکڑ ناٹک)	صفدر ہاشمی	445

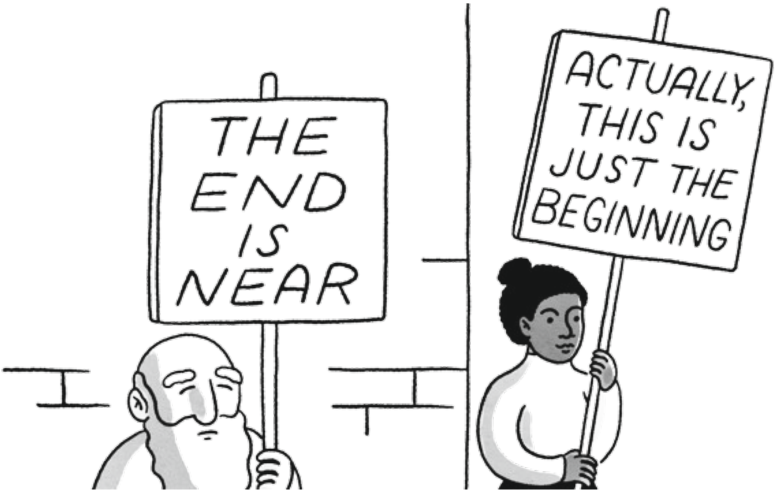
THE END IS NEAR
ACTUALLY, THIS IS JUST THE BEGINNING

سب ٹھیک ٹھاک ہے!

اشعر نجمی

میں اثبات چھوڑنا چاہتا ہوں لیکن یہ مجھے نہیں چھوڑ رہا ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ یہ آخری شمارہ ہوگا لیکن میں بھول گیا تھا کہ ادب میں یہ مقام کبھی نہیں آتا۔ عشق اور ادب دونوں ایسے مدرسے ہیں جہاں چھٹی کا کوئی دن نہیں ہوتا، شاید اسی لیے دونوں ایک دوسرے کے مترادف و متبادل ہیں۔ آپ ایک مدت کے بعد ہر پروفیشن سے ریٹائر ہو جاتے ہیں، لیکن ادب میں ایسا ممکن نہیں ہے، آپ اس سے لاتعلقی کا جواز اکٹھا کرنے کے باوجود اس سے وابستہ رہتے ہیں۔

میں سوچ ہی رہا تھا کہ اثبات کی بدائی ذرا دھوم دھام سے ہو، یعنی ایک عرصہ تک ادبی و فکری دنیا میں جس نے ہلچل مچا رکھی تھی، اس کا یوں چپ چاپ رخصت ہو جانا مجھے ہضم نہیں ہو رہا تھا لیکن دوسری طرف میری کمزور بینائی اور بوڑھی ہڈیوں میں اب شاید اتنا دم خم باقی نہیں رہا کہ ایک بار پھر اتنی بھاری گٹھری اٹھا سکوں اور کسی نئے اور قدرے متنازعہ موضوع پر ویسا ہی کام کروں جیسا کہ اس سے پہلے مختلف اور چیلنجنگ موضوعات پر کر چکا ہوں۔ اس لیے میں نے سوچا کہ اس کام کے لیے دو تجربہ کار معاونین کو شامل کر لوں۔ ان میں سے ایک ماہنامہ آجکل کے سابق مدیر خورشید اکرم اور دوسرے ابرار مجیب سے بات کی۔ دونوں راضی بھی ہو گئے لیکن پہلے تو خورشید اکرم کا اسکوٹر سے ایکسیڈنٹ ہو گیا اور وہ بستر سے لگ گئے، پھر ابرار مجیب کی طویل علالت نے زور پکڑا اور وہ بھی خاموشی سے الگ ہو گئے۔ اب میں تن تنہا اس موضوع کے ساتھ کھڑا تھا۔ لیکن میری سو خرابیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں سفر شروع کرنے کے بعد پلٹ کر نہیں دیکھتا۔ سو خود کو ریچارج کیا اور نکل پڑا۔ اب اس کام کو مکمل کرنے کے بعد مجھے خود یہ جان کر حیرت ہوئی کہ میری بوڑھی ہڈیوں میں اب بھی گودا بچا ہوا ہے کہ صرف دو ماہ کے قلیل عرصے میں زیر نظر شمارہ دو جلدوں میں مرتب کر ڈالا۔ لیکن اس کا کریڈٹ میں صرف خود کو دینے کی بجائے

اس لفظ 'مزاحمت' کو دینا چاہوں گا۔

میرے احباب اور اثبات کے قارئین میرے بارے میں خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ 'مزاحمت' سے میرا رشتہ پرانا ہے۔ آپ میرا پورا نامہ اعمال پلٹ کر دیکھ لیجیے؛ بوقت ضرورت فاروقی ہوں یا نارنگ، سب کی مزاحمت کی، چاہے وہ جدیدیت ہو یا ترقی پسندی یا مابعد جدیدیت، میری مزاحمت سے کوئی محفوظ و مامون نہ رہ سکا۔ سوشل میڈیا (بطور خاص فیس بک) میں مجھے اسی مزاحمتی مزاج کے سبب مغرور، جھگڑالو، خود پسند اور جانے کیا کیا کہا گیا، چونکہ فی زمانہ مزاحمت کو انھیں ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ مصنوعی مزاحمت صرف اپنی سہولت کے مطابق اپنا ہدف طے کرتی ہے۔ مثلاً گزشتہ دنوں اسی فیس بک پر ریختہ اور اس کے بانی سنجیو صراف پر اردو رسم الخط کو ختم کرنے کے الزام میں اردو والے ان پر ٹوٹ پڑے چونکہ جشن ریختہ میں دیوناگری اور رومن رسم الخط کا استعمال زیادہ نظر آیا تھا۔ اس virtual lynching میں وہ لوگ بھی شامل تھے، جو سوشل میڈیا پر اپنی اردو شاعری رومن رسم الخط میں پوسٹ کرتے ہیں اور اکثر و بیشتر کمنٹ بھی رومن میں ہی کرتے ہیں۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں بعد جب مرکزی اردو ساہتیہ اکیڈمی کے کنوینر چندر بھان خیال صاحب سے خورشید اکرم نے فیس بک پر انھی کی ایک ہندی پوسٹ پر حالیہ ایوارڈ کے جیوری ممبران کے بارے میں استفسار کیا تو خیال صاحب نے نہایت ہی حاکمانہ رعونت اور حقارت آمیز انداز میں خورشید اکرم کو جواب دیا۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس پوسٹ پر موجود ایک دو لوگوں کو چھوڑ کر کسی نے اس غیر ذمہ دارانہ جواب پر ردعمل نہیں دکھایا بلکہ کچھ تو چندر بھان خیال کا دفاع کرنے لگے۔ کیوں؟ کیا فرق ہے سنجیو صراف اور چندر بھان خیال میں؟ جی، فرق تو ہے۔ سنجیو صراف کسی سرکاری ادارے کے کنوینر نہیں ہیں بلکہ ریختہ ان کا ایک نجی ادارہ ہے، جب کہ چندر بھان خیال ایک جمہوری ادارے کے کنوینر منتخب کیے گئے ہیں۔ لہٰذا، اصولاً چندر بھان خیال سے سوال کرنا کسی کا بھی جمہوری حق ہے اور اس کا جواب دینا ان کی ذمہ داری، لیکن انھوں نے جس طرح کا ہتک آمیز رویہ دکھایا، اس کی مزاحمت کرنی ضروری تھی۔ خیر، میری اور خورشید اکرم کی تحریک پر مزاحمت بھی ہوئی جس میں کچھ لوگ خوشی سے اور کچھ لوگ چار و ناچار شامل ہوئے۔ یہاں اس لفظ ''سہولت' کی کارفرمائی دیکھی جاسکتی ہے۔ سنجیو صراف کے خلاف بلاتحریک مزاحمت شروع ہوگئی چونکہ ظاہر ہے وہ ادیبوں کو ایوارڈ وغیرہ مرحمت نہیں کرتے، سو ان سے کوئی خطرہ نہیں تھا لیکن اس کے برعکس چندر بھان خیال کے رویے کے خلاف مزاحمت کرنے میں وہ 'خطرہ' موجود تھا، اور مستقبل قریب میں سرکاری انعامات کے موہوم توقعات سے بھی ہاتھ دھو لینے کا رِسک تھا۔ دوسری مثال بھی دیکھ لیجیے، فاروقی صاحب کے انتقال کے کچھ دنوں بعد ہی ساہتیہ اکیڈمی نے ایک آن لائن تعزیتی نشست رکھی جس میں نارنگ صاحب کے مقرب خاص خلیل مامون نے ایک نظم 'ایک نقاد کی موت' سنائی جس کے پہلے مصرعے میں ' خدا مر گیا ہے' کے انتہائی سخت استہزائی انداز کے سبب عین تابش صاحب کو بہت برا لگا، لگنا بھی چاہیے تھا۔ انھوں نے اس نظم کے جواب میں 'خدا نہیں تھا وہ آدمی تھا' کے عنوان سے ایک نظم لکھی جو کافی مقبول ہوئی۔ یہ مزاحمت کا ایک تخلیقی اظہار تھا۔ لیکن میری حیرت اس وقت دو چند